بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان واحسان

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر، نزد آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد۔ ۲۸

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

جناب حاجی محمد اسلم صاحب زیدت عنایاتہم

بمعرفت حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن، آزادنگر، عنبرپیٹ، حیدرآباد۔ ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان و احسان

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر، نزد آئی ٹی آئی، ملے پلی، حیدرآباد۔ ۲۸

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

جناب حاجی محمد اسلم صاحب زیدت عنایاتہم

بمعرفت حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

بانی و ناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن، آزاد نگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد۔ ۱۳

تفصیلات کتاب

نام کتاب ...... **ایمان واحسان**

مؤلف ...... **شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی**

خطیب مسجد عالمگیری شانتی نگر حیدرآباد

سنہ اشاعت ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ء

تعداد ...... ایک ہزار

کتابت وطباعت ...... عائشہ آفسیٹ پرنٹرس

متصل مسجد رضیہ روبرو فائر اسٹیشن جدید ملک پیٹ، حیدرآباد

فون: 24513095، موبائل 9391110835

قیمت ...... دس روپے -/10 روپے

بہ اہتمام وتعاون

بہ اہتمام

جناب حاجی محمد اسلم صاحب زیدت عنایاتہم

بمعرفت حافظ محمد غوث رشیدی صاحب زیدت الطافہم

بانی وناظم مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن، آزادنگر، عنبرپیٹ، حیدرآباد۔ ۱۳

فہرست

عناوین	صفحہ
پیش لفظ	۴
ارکان اسلام	۵
کفر کی تعریف	۶
مشرکین کا انجام	۷
ایمان کا کلمہ	۹
منافقین کا انجام	۱۰
ایمان کی قسمیں	۱۱
الٰہ/ اللہ اور مخلوق کا باہمی ربط	۱۲
احسان کیا ہے	۱۳
اخلاق کی قسمیں	۱۴
حب دنیا کی حقیقت	۱۵
تکبر/ عجب/ عجب کی نشانیاں	۱۶
ریا/ ریا کی علامتیں/ حکم	۱۷
حب جاہ/ حرص/ بخل	۱۸
حسد	۱۹

عناوین	صفحہ
غصہ کی حقیقت	۲۰
کینہ	۲۱
اخلاص	۲۱
محبت/ محبت کی قسمیں	۲۲
اللہ / رسول اللہ سے محبت	۲۳
خوف/ رجاء کی حقیقت	۲۳
تواضع/ توکل	۲۴
رضا/ زہد/ زہد کا حکم	۲۵
صبر/ صبر کا حکم	۲۶
صبر کی فضیلت/ شکر/ اسکا حکم	۲۷
تفویض/ تفویض کا مقام	۲۸
باطنی اخلاق	۲۹
اعضاء جسم کی حفاظت	۲۹
جھوٹ/ وعدہ خلافی/ غیبت	۳۱
غیبت سے بچنے کا طریقہ	۳۲

پیش لفظ

محترم قارئین! طلب علم کا جذبہ فطری ہے، بازار میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو آدمی معلومات حاصل کرنے کیلئے بے چین ہو جاتا ہے کہ کیا قصہ ہے، یہ علم کی طلب ہی ہے، کوئی اخبار سامنے ہو تو آدمی کہتا ہے، دیکھیں کیا لکھا ہے، یہ جستجو علم ہی کی طلب ہے۔ جس طرح بھوک اور پیاس فطری چیزیں ہیں اور اس بھوک کو مٹانے پیاس بجھانے کے لئے آدمی جن اسباب کی جستجو کرتا ہے وہ تلاش بھی فطری ہے، اسی طرح علم کی جستجو اور کوشش بھی فطری ہے۔ مگر جس طرح لوگوں میں ان کی زندگیوں کے تمام شعبوں میں بگاڑ رونما ہو گیا ہے، عقائد ہوں کہ عبادات معاملات ہوں کہ اخلاق، سب ہی شعبوں میں اس حد تک بھیانک ہے کہ امت کا ایک بڑا طبقہ جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے اور تھوڑا بہت کسی کو کچھ تعلیم سے دلچسپی ہے تو وہ بھی پڑھی لکھی جہالت سے کم نہیں اور صحیح علم و عمل سے اتنی دوری ہے کہ دین کی چھوٹی چھوٹی اور موٹی باتوں کا علم بھی مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے اپنی قلمی، لسانی، ادبی و اصلاحی اور جسمانی و روحانی تمام تر کمزوریوں کا اعتراف ہے، بایں ہمہ بہت سے احباب کے حسن ظن اور توجہات و تعاون کے سبب احقر کے بہت سی چھوٹی کتابیں شائع ہوئی ہیں اور اس طرح کی کوشش ہنوز جاری ہے۔

اس وقت یہ چھوٹی سی کتاب ''ایمان و احسان'' کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔ سادہ پیرائے میں سوال و جواب کی صورت میں چھوٹے چھوٹے سوال اور مختصر جواب کی صورت میں ترتیب دئے گئے ہیں۔ یہ چھوٹی سی کتاب شریعت و طریقت کی جامعیت کا امتزاج رکھتی ہے۔ موضوعات اور عنوانات کے لحاظ سے کتاب اور بہت سی وسعتیں چاہتی ہیں، بعض چیزوں میں زیادہ تشنگی ہو تو دوسری اشاعت میں اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

ابنا شاہ محمد کمال الرحمٰن

سوال:-اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟

جواب:-ارکانِ اسلام ۵ ہیں (۱) کلمہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج

سوال:-کلمہ سے مراد کونسا کلمہ؟

جواب:-لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سوال:-اس کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب:-اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

سوال:-معبود کس کے معنیٰ ہیں؟

جواب:-الٰہ کے مرادی معنی معبود کے ہیں

سوال:-الٰہ کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب:-صاحب الوہیت جو خود بے حاجت ہوکر ہر آن دوسروں کی حاجت روائی کرے

سوال:-کلمہ طیبہ کا علم وعمل کیا ہے؟

جواب:-الوہیت الٰہیہ اور رسالتِ محمدیہ ﷺ کی تفصیلات کو جاننا علم ہے اور اس علم کے تقاضوں کو پورا کرنا عمل ہے۔

سوال:-کلمہ طیبہ کے اقرار وتصدیق کی جزاء کیا ہے؟

جواب:-بفضل الٰہی نجاتِ ابدی کا استحقاق

سوال:-کلمہ طیبہ کے انکار سے کیا ہوتا ہے؟

جواب:-اگر کوئی شخص اس کا انکار کرے وہ موانعات ایمان یعنی، کفر، شرک،

نفاق اور ارتداد وغیرہ میں گرفتار ہو جاتا ہے

سوال:- کفر کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کے انکار کو کفر کہتے ہیں

سوال:- کفر کا مطلب اور واضح کیجئے؟

جواب:- اگر کوئی شخص اللہ کی ذات وصفات اور رسول اللہ ﷺ کی ذات وصفات کا انکار کرے تو وہ کافر ہے

سوال:- اور سادہ لفظوں میں بتائیے کہ کفر کا مفہوم کیا ہے؟

جواب:- اگر کوئی اللہ کا، فرشتوں کا، اللہ کی کتابوں کا اور اللہ کے پیغمبروں کا اور آخرت کے دن کا اور خیر وشر کے منجاب اللہ ہونے کا انکار کرے تو اسے کافر کہتے ہیں

سوال:- کفر سے کیا ہوتا ہے؟

جواب:- انسان راہ حق سے بھٹک جاتا اور گمراہ ہو جاتا ہے

سوال:- کفر سے نقصان کیا ہوتا ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور وہ شخص جہنم کا مستحق ہو جاتا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

سوال:- شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب:- اللہ کو خالق مانتے ہوئے غیر اللہ میں سے کسی کو عبادت کا مستحق سمجھنا یا اس کی پرستش کرنا یا ان کو ذریعہ تقرب ٹھہرانا اور غیر اللہ کو الوہیت میں شریک اور ساجھی سمجھنا، شرک کہلاتا ہے

سوال:- مشرکین کا انجام؟

جواب:- ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

سوال:- اللہ کا پسندیدہ دین کونسا ہے؟

جواب:- دین اسلام

سوال:- دین کے کیا معنی ہیں، دین کو دین کیوں کہتے ہیں؟

جواب:- دین کے معنی جزا اور بدلہ کے آتے ہیں، اللہ کے حکم کے مطابق فکر و عمل اختیار کرنے کو مذہب اسلام کہا جاتا ہے، جس پر اللہ ہمیشہ کیلئے اچھا بدل دیتے ہیں، اس لئے دین کو دین کہتے ہیں

سوال:- اسلام کے معنیٰ کیا ہیں

جواب:- اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان لینا اور تعمیل حکم میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا اسلام کہلاتا ہے

سول:- اسلام کا مفہوم مختصر لفظوں میں سمجھایئے؟

جواب:- باعتبارِ عقیدہ اور عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنا ہے۔

سوال:- علمی لفظوں میں سمجھایئے کہ اسلام کیا ہے؟

جواب:- اللہ کی الوہیت اور رسالت محمدیہ ﷺ کو تسلیم کرنا

سوال:- عقیدہ کے معنیٰ اور اس کے مفہوم بتلایئے؟

جواب:- عقیدہ کے معنیٰ گرہ ڈالنے کے آتے ہیں، اس سے لفظ عقیدہ بنا، اس کی جمع عقائد آتی ہے شریعت اسلام کے وہ اصول جن کا تعلق تصدیق قلبی سے

ہو، ان کو عقائد کہا جاتا ہے۔

سوال:- اسلام کی تعلیمات میں احکام کا لفظ استعمال ہوتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:- احکام حکم کی جمع ہے اوامر ونواہی کے مجموعہ کو احکام کہتے ہیں

سوال:- اوامر اور نواہی کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب:- اوامر، امر کی جمع ہے اس میں کسی کام کے کرنے کا حکم متعلق ہوتا ہے اور نواہی میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم متعلق ہوتا ہے۔

سوال:- امر کی دو تین مثالیں دیجئے؟

جواب:- جیسے نماز پڑھیے، روزہ رکھیے، زکوٰۃ نکالئے، حج کیجئے، وغیرہ

سوال:- نہی کی چند مثالیں بتلایئے؟

جواب:- جیسے جھوٹ مت بولیے، چوری مت کیجئے، ماںباپ کو مت ستایئے۔

سوال:- سب احکام ایک ہی درجہ کے ہوتے ہیں، یا ان کے درجے ہیں؟

جواب:- ان میں درجات ہوتے ہیں، ان میں بعض احکام فرض، بعض واجب، بعض سنت، بعض مستحب، بعض نفل درجے کے ہوتے ہیں، بعض کو مکروہ اور بعض کو حرام کہا جاتا ہے، اس کی تفصیلات کیلئے بڑی کتابوں اور اپنے اساتذہ سے رجوع کیجئے۔

سوال:- ایمان کن کن چیزوں پر لانا ہے؟

جواب:- مختصر پیرائے میں اتنا ماننا بے حد اہم ہے جن کو ہم ایمانیات کے بیان

میں ایمان مفصل سے تعبیر کرتے ہیں۔

سوال:- ایمان مفصل سے مراد؟

جواب:- (۱) اللہ (۲) فرشتے (۳) کتابیں (۴) رسول (۵) قیامت (۶) مرنیکے بعد اٹھایا جانا (۷) تقدیر پر یقین۔ ایمان مفصل کہلاتا ہے۔

سوال:- ایمان کا بنیادی کلمہ کونسا ہے؟

جواب:- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سوال:- یہ کس کے الفاظ ہیں اور اس میں کس کا علم ہے؟

جواب:- یہ اللہ کے الفاظ ہیں، قرآن کے الفاظ ہیں، اس میں اللہ کا علم ہے

سوال:- کلمۂ طیبہ میں جو کوئی کا ترجمہ کیا جاتا ہے وہ کس لفظ کے معنیٰ ہیں؟

جواب:- لا الٰہ کی ترکیب سے کوئی کے معنیٰ پیدا ہوتے ہیں۔

سوال:- کوئی کا کیا مطلب؟

جواب:- کوئی کا مصداق مخلوق ہے

سوال:- اس کا مصداق خلق کو کیوں ٹھہرایا جارہا ہے؟

جواب:- اس لئے کہ اللہ کے سوا جو کوئی ہے وہ مخلوق ہے

سوال:- اللہ اور الٰہ میں کیا فرق ہے؟

جواب:- اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت ہے جس کے مرادی معنیٰ لائق عبادت کے آتے ہیں۔

سوال:- نفاق کس کو کہتے ہیں؟

جواب:-کلمہ طیبہ کا بظاہر اقرار کرنا مگر دل سے انکار کرنا نفاق کہلاتا ہے

سوال:-منافقین کا انجام کیا ہوگا؟

جواب:-منافقین کا انجام بہت بھیانک ہے وہ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں سخت عذابوں میں رہیں گے

سوال:-ارتداد کیا ہے؟

جواب:-اسلام کے عقائد و اعمال کو قبول کرنے کے بعد پھر اس کا انکار کردینا ارتداد کہلاتا ہے

سول:-ارتداد والے لوگوں کا انجام کیا ہے؟

جواب:-کافروں، مشرکوں اور منافقوں کی طرح مرتد لوگ بھی جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کی تکلیفوں میں مبتلا کردیئے جائینگے۔

سوال:-ایمان کے معنیٰ کیا ہیں؟

جواب:-ایمان کے معنیٰ یقین کے ہیں

سوال:-یقین سے کس بات کا یقین مراد ہوتا ہے؟

جواب:-اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذات اور ان کی بات پر یقین کو ایمان کہتے ہیں۔

سوال:-ایمان کے کتنے رکن ہیں؟

جواب:-ایمان کے دو رکن ہیں، (۱) اقرار باللسان (۲) تصدیق بالجنان (اقرار لسانی، تصدیق قلبی)

سوال:-ایمان کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:- ایمان کی تین قسمیں ہیں (۱) اجمالی (۲) تفصیلی (۳) تحقیقی

سوال:- ایمان اجمالی کا کیا مطلب؟

جواب:- اجمالی ایمان وہ ہے جو ایمان مجمل کے نام سے لکھا پڑھا اور یاد کرایا جاتا ہے

سوال:- ایمان مجمل کیا ہے؟

جواب:- اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِأَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ أَحْکَامِہٖ

سوال:- ان جملوں کا خلاصہ کیا ہے؟

جواب:- ایمانِ اجمالی کا خلاصہ دو چیزیں ہیں۔ (۱) اللہ پر ایمان لانا جیسے کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے

۲ اللہ کے تمام احکام کو تسلیم کرنا

سوال:- ایمان کی تفصیل کیا ہے؟

جواب:- وہی ایمان مفصل ہے جس میں سات چیزوں پر یقین کے نام سے اس سے پہلے ذکر کیا گیا ہے

سوال:- ایمان تحقیقی کیا ہے؟

جواب:- وہ صرف الفاظ کا نام نہیں یا چند لسانی جملوں کا نام نہیں بلکہ باعتبار عقیدہ مصداقات ایمان سے دل کی تصدیق متعلق ہوتی ہے۔

سوال:- اللہ کے ساتھ شرک کے معنیٰ ہیں؟

جواب:- جب مخلوقات میں سے کسی کو الٰہ مان لیا جائے تو یہی اللہ کیساتھ شرک ہے۔

سوال:- الٰہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- الٰہ اس کو کہتے ہیں جس کی عبادت کی جائے اور جس سے رب یعنی پروردگار اور فاعل ومختار ہونے کے اعتبار سے مدد چاہی جائے اور جس سے حاجت ومراد پانے کیلئے نذر منت مانی جائے۔

سوال:- دل سے شرک کو کس طرح نکالا جائے، اور توحید کو کس طرح حاصل کرنا چاہیئے؟

جواب:- کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار وتصدیق سے شرک نکل جاتا ہے اور توحید حاصل ہوتی ہے، یعنی جب بذریعہ لا الٰہ غیر اللہ کے الٰہ ہونے کا انکار اور نفی کردی گئی تو شرک نکل جاتا ہے، اور بذریعہ الا اللہ، اللہ ہی کے الٰہ ہونے کا اقرار وتصدیق کی جائے تو توحید حاصل ہوتی ہے۔ مشرک اللہ کی معبودیت وعبادت اور ربوبیت واستعانت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں، حالانکہ معبودیت اور ربوبیت خاص اللہ ہی کیلئے ہے، لٰہذا الا الٰہ الا اللہ میں تعلیم اس طرح دی جاتی ہے کہ کلمہ لا جملہ مخلوقات کی ذات سے معبودیت اور ربوبیت چھین لیتا ہے اور الا، اللہ ہی کیلئے ثابت کردیتا ہے جس کا وہ مستحق ہے اور یہ صدق محض ہے، اسلئے اللہ ہی الٰہ ہے غیر اللہ الٰہ نہیں ہے۔

سوال:- اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کا باہمی ربط بتلائیے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ خالق ہیں، ساری کائنات مخلوق، اللہ تعالیٰ مالک ہیں، ساری کائنات مملوک، اللہ تعالیٰ حاکم ہیں، ساری کائنات محکوم، اللہ تعالیٰ رب ہیں، ساری کائنات مربوب، اللہ تعالیٰ معبود ہیں اور ساری کائنات اللہ کی

غلام۔ پس ساری مخلوق اللہ ہی کی ہے، لہذا فطرت اور انسانیت اور شرافت کی پکار یہ ہے کہ ہر انسان اپنا رخ خدا کی طرف کرے اور یہ اقرار کرے۔ إِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ یعنی میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

سوال:- احسان کیا ہے؟

جواب:- فکر وعمل کو اچھے سے اچھا بنانا احسان کہلاتا ہے۔

سوال:- اولیاء کے پاس احسان کا مطلب کیا ہے؟

جواب:- اللہ کی عبادت ایسی کرنا گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم یہ شعور رہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

سوال:- احسان کے کتنے اجزاء ہیں؟

جواب:- احسان کے دو نصف ہیں۔

سوال:- احسان کا ثبوت جس میں آیا ہے وہ حدیث کیا ہے؟

جواب:- حدیث جبرئیل علیہ السلام میں۔ مَا الْاِحْسَان قَالَ ﷺ الْاِحْسَان أَنْ تَعْبُدَاللہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ فَإِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَإِنَّہٗ یَرَاکَ احسان کیا ہے؟ پوچھے جانے پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسی کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہ دیکھ سکو تو یہ یقین رکھو اور شعور رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

سوال:- حدیث کے احسان کے ان دو اجزاء کو اولیاء کرام کس نام سے یاد کرتے ہیں؟

جواب:- پہلے نصف کو مشاہدہ کہتے ہیں اور دوسرے جزء کو مراقبہ کہتے ہیں۔

سوال:- مشاہدہ اور مراقبہ کا سادہ مطلب بتلائیے؟

جواب:- اللہ کو دیکھنے کا استحضار مشاہدہ کہلاتا ہے اور اللہ کا بندے کو دیکھنا یہ شعور مراقبہ کہلاتا ہے۔

سوال:- بزرگان دین حدیثِ جبرئیل علیہ السلام کو تصوف کی بنیاد اور بناء درویشی کہتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:- ہاں اس روایت کو بناء درویشی کہا جا سکتا ہے۔

سوال:- اسلام اور ایمان عموماً کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

جواب:- ان چیزوں کا حصول بلاشرط بیعت علماء کرام اور اساتذۂ دین سے ہوتا ہے۔

سوال:- احسان کا حصول کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب:- تحصیل احسان علماء ربانی، عرفاء یزدانی، اولیاء اور مرشدین سے بیعت ہونے، ربط قائم کرنے اور کتاب وسنت کے مطابق بزرگوں کی تعلیم وتلقین سے ہوتا ہے۔

سوال:- اخلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:- اخلاق کی دو قسمیں ہیں (۱) اخلاق حسنہ (۲) اخلاق رذیلہ۔

سوال:- اخلاق حسنہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- اچھی اور پسندیدہ عادتوں اور باطنی خوبیوں کو اخلاقِ حسنہ کہتے ہیں۔

سوال:- اخلاقِ رذیلہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب:- بری عادتوں اور باطنی خرابیوں کو اخلاقِ رذیلہ کہا جاتا ہے۔

سوال :- اچھے اور برے اخلاق کس سے متعلق ہیں؟

جواب :- اچھے اور برے اخلاق کا زیادہ تر تعلق دل سے ہے۔

سوال :- دل بگڑنے کا اصل سبب کیا ہے؟

جواب :- دل بگڑنے کا اصل سبب دنیا کی محبت ہے اور دنیا کی محبت ہی تمام برائیوں اور خرابیوں کی جڑ ہے۔

سوال :- حب دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

جواب :- دنیا کی چیزوں سے غیر ضروری تعلق اور بے جا لذت اور غیر ضروری دلچسپی لینے کا نام حب دنیا ہے۔

سوال :- حب دنیا کو دل سے کیسے نکالا جائے؟

جواب :- حب دنیا کو دل سے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دنیا کا فانی اور عارضی ہونا بتلایا جائے اور آخرت کی لازوال اور باقی زندگی کو سمجھایا جائے، موت کی یاد دلائی جائے۔

سوال :- دل سے تعلق رکھنے والے برے اخلاق کونسے ہیں؟

جواب :- دل سے تعلق رکھنے والے چند برے اخلاق یہ ہیں (۱) تکبر (۲) ریا (۳) عجب (۴) حسد (۵) غصہ (۶) کینہ (۷) حب جاہ (۸) حب مال (۹) حرص (۱۰) بخل

سوال :- تکبر کی حقیقت کیا ہے؟

جواب :- اپنے آپ کو صفات واعمال میں دوسروں سے بڑھ کر سمجھنا تکبر ہے۔

سوال :- تکبر میں کیا نقصان ہے؟

جواب:-تکبر حرام ہے بہت بڑا اور بہت برا مرض ہے تکبر ہی سے کفر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ہی کی وجہ سے شیطان گمراہ ہوا۔

سوال:-تکبر کو کیسے دور کیا جائے؟

جواب:-اللہ کی عظمت اور بڑائی یاد کرے، اپنی خوبیاں اور کمالات بے حیثیت نظر آئیں اور کے ساتھ تواضع اور تعظیم سے پیش آئیں اور ہر شخص کا اکرام کرے اور اُسے اپنے سے بہتر سمجھے۔

سوال:-عُجب کیا ہے؟

جواب:-اپنی خوبیوں کو اپنی ذاتی سمجھنا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنا اور اپنے پاس کے کمالات پر ناز کرنا عجب ہے اس کا دوسرا نام خود پسندی ہے۔

سوال:-عجب کا کیا حکم ہے؟

جواب:-عجب بری چیز ہے بچنا لازم ہے۔

سوال:-عجب کی نشانیاں کیا ہے؟

جواب:-عجب کی چند نشانیاں اور علامتیں یہ ہیں (۱) اپنی تعریف کرنا (۲) اپنی تعریف کیئے جانے کو پسند کرنا (۳) مجمع میں پہلی اور خصوصی جگہ پر بیٹھنا (۴) راستے میں لوگوں کے آگے شان سے چلنا (۵) نصیحت کرنے پر ماننے سے گریز کرنا (۶) دوسروں کو نصیحت کرنے میں سختی سے پیش آنا (۷) لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا (۸) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا۔

سوال:-عجب کو دور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:-خود پسندی کو دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اپنے پاس نظر آنے والے

کمالات اور خوبیوں کو عطائے خداوندی سمجھے اور قرآن کی آیت فلا تزکوا انفسکم پر غور کرے جس میں اپنے کو پاکیزہ بتانے سے منع کیا گیا ہے اور خاص طور پر یہ دھیان رکھے کہ بہتر شخص وہ ہے جو اللہ کے یہاں بہتر ہے اور اللہ کی قدرت کو یاد کرے اور ڈرے کہ کہیں یہ نعمت سلب نہ ہو جائے۔

سوال:- ریا کیا ہے؟

جواب:- اپنے علم کا یا اپنے عمل کا ایسا دکھاوا جس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اپنی عزت اپنی مقبولیت اور اپنے مرتبہ کی خواہش ہو یہ ریا ہے۔

سوال:- ریا کی علامتیں کیا ہیں؟

جواب:- ریا کی بہت سے علامتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (۱) اپنی عبادتوں کا چرچا کرنا (۲) اپنے ذِکر کا شہرہ کرانا (۳) تلاوت قرآن پاک کے بارے میں بھی اسی طرح کا جذبہ رکھنا (۴) بغیر بتائے معلوم ہو جانے پر خوش ہونا (۵) کوئی عزت نہ کرے تو غصہ ہو جانا (۶) مجلس میں آنے سے نہ اٹھنے پر غصہ کرنا (۷) برا سلوک کرنے پر دل میں تنگی کا پایا جانا یہ سب باریک باریک علامتیں ہیں۔

سوال:- ریا کا کیا حکم ہے؟

جواب:- ریا حرام ہے بلکہ شرک اصغر ہے، پوشیدہ شرک ہے، چیونٹی کے رینگنے کی سرسراہٹ سے زیادہ دبے پاؤں آتا ہے عبادات کے مقصود کے خلاف ہے۔

سوال:- ریا سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- جو نیکی کے کام اور عبادتیں اجتماعی نہیں ہیں اس کو پوشیدہ کرنا اور اس کا چرچا نہ کرنا اور یہ سوچتے رہنا کہ یہ چیز اخلاص کے خلاف ہے اور اعمال کو غارت کرنے والی ہے۔

سوال:-حب جاہ کیا ہے؟

جواب:-لوگوں کے دلوں کو موہ لینے کی خواہش ہے کہ لوگ اطاعت کریں اور تعظیم کے ساتھ پیش آئیں۔

سوال:-جب جاہ میں کیا خرابی ہے؟

جواب:-حضور ﷺ کا ارشاد ہے دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اس گلے (ریوڑ) کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا آدمی کو حرصِ جاہ اور مال اس کے دین کو تباہ کر دیتی ہے۔

سوال:-حب جاہ سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:-حب جاہ سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ خیال دل میں لائے کہ نہ میں رہوں گا اور نہ تعظیم و اطاعت کرنے والے اور یہ آخرت میں سخت تباہی لانے والی ہے۔

سوال:-حرص کسے کہتے ہیں؟

جواب:-دنیاوی مال و متاع کے ساتھ حد سے زیادہ دل کے مائل اور مشغول ہونے کو حرص کہتے ہیں۔

سوال:-حرص سے کیا نقصان ہے؟

جواب:-حرص تمام بیماریوں کی جڑ ہے اسی کی وجہ سے تمام جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں، اگر حرص نہ ہو تو کوئی کسی کا حق نہیں دباتا۔

سوال:-حرص کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:-خرچ کو گھٹانا، تھوڑے پر اکتفا کرنا آئندہ کی غیر ضروری فکر نہ کرنا اور یہ سوچتے رہنا کہ حریص ذلیل ہوتا ہے۔

سوال:-بخل کیا ہے؟

جواب:- نیک کاموں میں اور واقعی ضرورت کے موقع پر خرچ کرنے سے رک جانا اور رکاوٹ کا پایا جانا بخل ہے۔

سوال:- بخل کا سبب کیا ہے؟

جواب:- بخل کا سبب مال کی محبت اور لمبی لمبی امیدیں ہیں۔

سوال:- بخل میں کیا خرابی ہے؟

جواب:- بخل مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے اور مال کی محبت دل کو دنیا کی طرف متوجہ رکھتی ہے اور ذکر وفکر سے غافل کر دیتی ہے جس سے اللہ کی محبت کا تعلق کمزور پڑ جاتا ہے، بخیل مرتے وقت اپنا جمع کیا ہوا مال دیکھ کر پچھتاتا ہے قیامت کے دن بخیل کا مال آگ کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

سوال:- بخل سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- اللہ کی دی گئی وعیدوں پر خوف کھائے اور مال خرچ کرنے کی فضیلت اور نتیجہ کو سمجھے وعدوں پر یقین رکھے۔

سوال:- حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب:- کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گزرنا اور یہ آرزو کرنا کہ اس کی یہ اچھی حالت زائل ہو جائے حسد کہلاتا ہے۔

سوال:- حسد کیسی برائی ہے؟

جواب:- حسد بخیلی سے بھی کہیں بڑی برائی ہے، حسد حرام ہے اس سے دین اور دنیا دونوں کا نقصان ہے۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح

آگ سوکھی ہوئی لکڑیوں کو جلا کر ختم کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ قدرت سے کسی کو مال، کسی کو علم، کسی کو رتبہ، کسی کو شہرت و مقبولیت اور کسی کو کوئی اور نعمت دیتے ہیں۔ حاسد اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ یہ نعمتیں دوسرے شخص کے پاس سے چھن جائیں۔ یہ دوسرے معنوں میں اللہ پر اعتراض ہے کہ یہ چیزیں اس کو کیوں ملیں مجھے کیوں نہیں ملیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کے جذبات و احساسات سے اس کا دین اور آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے ساتھ میں دنیا کا بھی نقصان ہے۔ حسد کی آگ اس کو اندر ہی اندر گھلا دیتی ہے اور رنج و غم میں مبتلا کرتی رہے گی۔

سوال:- مرض حسد سے بچنے کی تدبیر کیا ہے؟

جواب:- (۱) جس سے حسد ہو اس کی خوبیاں بیان کریں (۲) اس کے ساتھ احسان کریں (۳) تواضع سے پیش آئیں (۴) سب کی خوشی و غم میں برابر کے شریک رہیں۔

سوال:- غصہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:- کسی سے ناراض ہو کر بدلہ لینے کیلئے طبیعت کا جوش میں آنا غصہ ہے۔

سوال:- غصہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:- بے محل غصہ حرام ہے غصہ ایمان میں بگاڑ ڈال دیتا ہے، جیسے ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے، غصہ پینے والے محسن اور خدا کے محبوب ہوتے ہیں، غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھنے والے کو حضور ﷺ نے بہادر اور پہلوان بتلایا ہے۔ ویسے غصہ کے مراتب اور درجات کی بہت سی تفصیل ہے یہاں ان تمام تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

سوال:-غصہ کا کیا علاج ہے؟

جواب:-غصہ کا علاج یہ یاد کرنا ہے کہ ارادۂ خداوندی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اگر میں نافرمانی کروں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی یہی معاملہ کرے تو کیسا ہوگا اور اللہ تو سب سے زیادہ قدرت رکھنے والے ہیں۔

سوال:-کینہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:-بدلہ لینے کی قوت نہ ہونے کی وجہ سے دل پر ایک خاص قسم کی گرانی اور بوجھ ہوتا ہے اور دل میں کدورت جم جاتی ہے اس کو کینہ کہتے ہیں۔

سوال:-کینہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:-کینہ رکھنا گناہ ہے ناجائز ہے، بہت بڑا عیب ہے، گناہوں کا بیج ہے بخشش میں رکاوٹ ہے۔

سوال:-کینہ دور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:-اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے (۱) جس سے کینہ ہو اس کا قصور معاف کرے (۲) میل جول کرے (۳) تحفہ بھیجتا رہے

سوال:-دل کو بنانے اور سنوارنے والے اخلاق کون کون سے ہیں؟

جواب:-دل کو سدھارنے والے اخلاق حسنہ بہت سے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: (۱) اخلاص (۲) محبت (۳) خوف (۴) رجا (۵) تواضع (۶) زہد (۷) شکر (۸) صبر وغیرہ۔

سوال:-اخلاص کسے کہتے ہیں؟

جواب:-کسی بھی بات یا کام کرتے وقت اللہ کے راضی ہونے کا دھیان رکھنا،

نفسانی خواہش یا غرض فاسد سے بچنا، اخلاص ہے۔

سوال:- اخلاص کا کیا حکم ہے؟

جواب:- اخلاص ہر نیک عمل کی مقبولیت کے لئے شرط ہے اس کے بغیر کوئی بات یا کام عند اللہ مقبول نہیں ہوتا۔

سوال:- اخلاص کا فائدہ کیا ہے؟

جواب:- (۱) عمل کا ثواب بہت بڑھ جاتا ہے (۲) کام میں برکت ہوتی ہے (۳) قبولیت عطا ہوتی ہے۔

سوال:- اخلاص کے حاصل ہونے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- اخلاص یوں حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (۱) اپنے اندر سے ریا نکال دے (۲) تکبر ختم کرے (۳) اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ کرے (۴) اخلاص والوں کے ساتھ رہے (۵) خوب دعائیں مانگتا رہے۔

سوال:- محبت کیا ہے؟

جواب:- طبیعت کا ایسی طرف مائل ہونا جس میں لذت یا پسندیدگی ہو محبت ہے۔

سوال .- محبت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:- اجمالاً یوں کہہ سکتے ہیں کہ محبت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) طبعی (۲) عقلی

سوال:- محبت طبعی اور عقلی میں فرق کیا ہے؟

جواب:- محبت طبعی غیر اختیاری طور پر متعلق ہوتی ہے اور محبت عقلی اختیاری ہوتی ہے۔

سوال:- اللہ سے محبت کے پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:- اللہ سے محبت پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے اوپر اللہ کے کیا کیا انعامات، احسانات ہیں، عطاو بخشش کے معاملات ہیں اس پر غور وفکر کرے اور ان کو صحیح استعمال کرے۔

سوال:- اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب:- احسانات رسول اکرم ﷺ کو یاد کرے، سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کرے، عاشقانِ الٰہی اور عاشقان محمدی کے احوال کو بار بار بزرگوں کی زبان یا صحیح کتابوں سے معلوم کرتا رہے اور محبوبان بارگاہ الٰہی سے رابطہ رکھے اور اللہ سے دعائیں کرتا رہے۔

سوال:- خوف کسے کہتے ہیں؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور آخرت میں عذاب کے اندیشوں کو پیش نظر رکھنا خوف ہے۔

سوال:- خوف کا کیا حکم ہے؟

جواب:- خوف ایمان کی شرط ہے اور ایمان کے دو نصفوں میں سے ایک ہے، دنیا میں خدا سے ڈرنے والا آخرت میں بے خوف ہوگا اور مامون رہے گا۔

سوال:- خوف پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- اللہ کے قہر وعذاب کو یاد کرے، اللہ نے نافرمانوں کو جو سزائیں دی ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کا مطالعہ کرے، یا علم صحیح رکھنے والوں سے معلوم کرے۔

سوال:- رجا کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:- اللہ تعالیٰ کی خاص خاص عنایتوں، یعنی رحمت، جنت، مغفرت اور عطاؤں کو حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرتے ہوئے ان چیزوں کے انتظار میں دل کو راحت پہنچانا اور پرامید رہنا رجاء ہے۔

سوال:- رجاء کا مقام کیوں کر حاصل ہوتا ہے؟

جواب:- اللہ کی رحمتوں، عنایتوں، احسانات کو سوچتے رہنا اور تقاضوں پر عمل کرنے سے مقامِ رجاء ملتا ہے۔

سوال:- تواضع کسے کہتے ہیں؟

جواب:- خود کو بلند مرتبہ کا اہل نہ سمجھنا، خود کو ناچیز جاننا اور اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھنا تواضع ہے۔

سوال:- تواضع کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:- تواضع میں جذب اور کشش کی خاصیت ہے جن دو شخصوں میں تواضع ہوگی ان میں نااتفاقی نہیں ہوسکتی، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو تواضع اختیار کرے گا ہم اس کو بلندی عطا کریں گے۔

سوال:- تواضع کیسے پیدا کی جائے گی؟

جواب:- اپنے اندر تواضع اس طرح پیدا کی جائے کہ اپنے آپ کو سب سے کمتر اور حقیر جانے اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو ہر وقت پیش نظر رکھے اور اپنی بے بسی اور محتاجی کو سوچتا رہے۔

سوال:- توکل کیا ہے؟

جواب:- ہر کام میں اسباب کے ماتحت کوشش کرتے ہوئے اللہ ہی کو کارساز ماننا

اور تمام کاموں میں اسی پر اعتماد کرنا (توکل) ہے۔

سوال:-توکل کیسے حاصل کیا جائے؟

جواب:-توکل حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ ہی کو مسبب الاسباب جانے اسباب کو اسباب ہی کے درجہ میں رکھے، اللہ تعالیٰ کی عنایتوں اور وعدوں کا بار بار خیال کرے اور اپنی تمام کامیابیوں کو اللہ تعالیٰ کی کارسازی کا نتیجہ سمجھے۔

سوال:-رضا کسے کہتے ہیں؟

جواب:-اللہ کے فیصلوں (قضاء) پر اعتراض نہ کرنا زبان سے نہ دل سے رضا کہلاتا ہے۔

سوال:-رضا کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب:-ہمیشہ ہر حال میں یہ سوچنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ پیش آتا ہے اس میں بندے کا ہی فائدہ ہے چاہے اس فائدہ کی حقیقت بندے کو معلوم ہو یا نہ ہو اور شکایت وحکایت سے پرہیز کرنا رضا حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔

سوال:-زہد کسے کہتے ہیں؟

جواب:-دنیا کی رغبت کو چھوڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونا زہد ہے۔

سوال:-زہد کا کیا حکم ہے؟

جواب:-فکرِ آخرت اور ایمان کی حفاظت کیلئے زہد امر ضروری ہے۔رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص صبح اٹھتے ہی دنیا کی فکر میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دل پریشان کر دیتے ہیں، اور اس کو ملتا اسی قدر ہے جتنا اس کی تقدیر میں لکھا

جا چکا ہے اور جو شخص صبح اٹھتے ہی آخرت کی فکر میں لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دل مطمئن رکھتے ہیں اور اس کی دنیا کی خود حفاظت و کفالت فرماتے ہیں اور اس نیک بندے کا دل بے نیاز کر دیتے ہیں اور اتنی دنیا دیتے ہیں کہ یہ اس سے منہ پھیرتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔

سوال:- زہد کا کیا فائدہ ہے؟

جواب:- زہد سے دل میں ایک نور اور بصیرت پیدا ہوتی ہے، رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ "زاہد" بنا دیتے ہیں اس کے دل میں "حکمت" عطا فرماتے ہیں اور اس کو دنیا کی بیماری اور علاج سے آگاہ کر دیتے ہیں۔

سوال:- زہد کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب:- دنیا کے عیبوں اور مضرتوں کو جاننے اور اس کے فنا ہونے کو سوچنے اور آخرت کی لازوال نعمتوں اور فائدوں کو یاد رکھنے سے زہد پیدا ہوتا ہے۔

سوال:- صبر کسے کہتے ہیں؟

جواب:- ناگوار بات پر نفس کو جمانا، اس کو سہہ لینا اور آپے سے باہر نہ ہونا اور برداشت کر لینا صبر ہے۔

سوال:- صبر کا کیا حکم ہے؟

جواب:- صبر ایمان کا ایک اہم تقاضہ ہے، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صبر آدھا ایمان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے ایمان والو! صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو، صبر کی اہمیت اس سے بھی واضح ہو سکتی ہے کہ قرآن میں اس کا ذکر ستر (۷۰) سے زائد مرتبہ آیا ہے۔

سوال:-صبر کی فضیلت کیا ہے؟

جواب:-صبر کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، جس شخص کو یہ فضیلت حاصل ہوگئی وہ بڑا خوش نصیب ہے شب بیدار اور صائم الدھر سے اس کا درجہ افضل ہے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ان کا ساتھ دیتے ہیں (اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ) اللہ کی ساتھ داری صبر کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔

سوال:-صبر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:-صبر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی خواہشات اور نفسانی جذبات کے خلاف چلے جس سے نفسانی خواہشات اور جذبات کمزور ہونگے اور جو کچھ خلاف طبیعت درپیش ہو اس کے بارے میں کوئی شکایت نہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں میرے لئے کوئی مصلحت رکھی ہے اور اگر کوئی حکم ہو تو اس پر مضبوطی سے قائم رہے، مصیبت ہو تو اس کو ہمت سے سہہ لے اور پریشان نہ ہو۔

سوال:-شکر کیا ہے؟

جواب:- جو کچھ طبیعت کے موافق حاصل ہو اس کو اللہ کی نعمت سمجھنا، اس پر خوش ہونا اس کو اپنی حیثیت سے زیادہ جاننا زبان سے اللہ کی تعریف بیان کرنا اور اس نعمت کو صحیح استعمال کرنا شکر ہے۔

سوال:-شکر کا کیا حکم ہے؟

جواب:-شکر ایمان کا تقاضا ہے اور ناشکری کفر ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا شکر بجالاؤ اور میری ناشکری نہ کرو۔

سوال :-شکر کا کیا فائدہ ہے؟

جواب :-شکر کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اللہ شکر کرنے والے کو خوب نوازتا ہے اور مزید نعمتیں دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے، چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس کو مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو گئیں (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم (۴) اور اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔

سوال :-شکر پیدا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :-شکر پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار سوچا اور یاد کیا جائے اور ہر نعمت کو اس کی طرف سے سمجھا جائے اس سے رفتہ رفتہ محبت پیدا ہو گی اور محبت سے مقام شکر حاصل ہو گا۔

سوال :-تفویض کیا ہے؟

جواب :-اپنے لئے کوئی حالت تجویز نہ کرنا اور خود کو اللہ کے سپرد کر دینا کہ وہ جو چاہے تصرف کرے تسلیم و تفویض ہے۔

سوال :-تفویض کا فائدہ کیا ہے؟

جواب :-تفویض کا فائدہ یہ ہے کہ خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے اس سے وہ پریشانیوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اپنی طرف سے تجاویز قائم کر لینا پریشانیوں کی جڑ ہے۔

سوال :-تفویض کا مقام کیونکر حاصل ہوتا ہے؟

جواب :- تفویض کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی خلاف طبیعت واقعہ پیش آئے تو فوراً یہ سوچے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا تصرف اور اس کی تجویز ہے جس میں یقیناً حکمت اور مصلحت ہے اس طرح ناگوار حالات اور واقعات پر سوچتے رہنے سے اپنی طرف سے تجاویز قائم کرنے کا رجحان کمزور ہوتا جائے گا اور مقام تفویض حاصل ہوگا۔

سوال :- باطنی اخلاق کا ظاہر پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب :- ظاہر کا باطن سے گہرا تعلق ہے، باطن اخلاق رذیلہ سے پاک اور اخلاق حسنہ سے مزین ہو تو ظاہری اعضاء بھی سنورتے جاتے ہیں علاوہ ازیں تمام اعضاء اللہ کی امانت اور نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دل کی رعایا یعنی انسان کے گوشت پوست اور ایک ایک عضو کو بولنے کی طاقت دیکر ان سے گواہی لے گا۔ اور تمام خلائق کے روبرو کرکے سخت سزا دے گا اس لئے دل کے ساتھ جسم کی حفاظت کرنا اور جسمانی اعضاء کو برے اخلاق سے بچا کر رکھنا اچھے اخلاق سے سنوارنا ضروری ہے۔

سوال :- جسم کے کون کون سے اعضاء کی حفاظت ضروری ہے؟

جواب :- جسم کے خاص سات اعضا ہیں، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔

سوال :- آنکھوں کی حفاظت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب :- آنکھوں کی حفاظت اس طرح کرنی چاہئے کہ ان کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے، قدرت کے عجائبات کو دیکھے ان سے سبق حاصل کرے، آسمان و زمین کی بادشاہت میں عبرت کی نظر کرے، کسی غیر محرم کو

نہ دیکھے، شہوت سے کسی خوبرو پر نظر نہ کرے، کسی مسلمان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، کسی مسلمان پر عیب ڈھونڈنے کے ارادہ سے نگاہ نہ ڈالے۔

سوال:- کان کا مصرف کیا ہے؟

جواب:- کان کا مصرف یہ ہے (۱) اچھی باتیں سننا (۲) ضروری باتوں پر توجہ دینا (۳) قرآن وحدیث بغور سننا (۴) نیک لوگوں کے حالات، واقعات اور نصیحتوں کو سننا وغیرہ۔

سوال:- کان کو کن چیزوں سے بچانا چاہئے؟

جواب:- کان کو غیبت، تہمت، لعنت، ملامت، گالی، گلوج اور بے ہودہ باتوں کے سننے سے، بے حیائی کی باتوں، بری خواہش پیدا کرنے والے گیتوں اور شعروں اور موسیقی کی آوازوں سے اور دین اور ایمان کو خراب کرنے والی بدعتوں سے بچانا چاہئے، جیسے ان باتوں کا بولنے والا گنہگار ہے ایسے ہی سننے والا بھی گنہگار ہے۔

سوال:- انسان کو زبان کیوں دی گئی؟

جواب:- انسان کو زبان اس لئے دی گئی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعہ اللہ کا ذکر کرے، قرآن پڑھے، علم سیکھے اور سکھائے، لوگوں کو نیک راستہ بتائے، اور اپنی دینی و دنیوی ضرورتیں ظاہر کرے، ان کے علاوہ زبان کو ناجائز کاموں میں استعمال کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

سوال:- زبان کی بری عادتیں کیا ہیں؟

جواب:- زبان کی بری عادتیں یہ ہیں (۱) جھوٹ (۲) وعدہ خلافی (۳) غیبت

(۴) خودستائی (۵) جھگڑا (۶) لعنت وملامت (۷) بددعا (۸) مسخرہ پن (۹) بیجا شکایت۔

سوال:- جھوٹ کیسی برائی ہے؟

جواب:- جھوٹ ایک بڑی برائی اور بدترین گناہ ہے، جھوٹے پر نہ کوئی بھروسا کرتا ہے اور نہ اسکو عزت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے، اسلیئے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مومنوں میں طبعاً ہر برائی ہوسکتی ہے لیکن وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ لَا یَکُونُ الْمُؤْمِن کذابا کھیل مذاق میں بھی اس برائی سے بچنا چاہئے۔

سوال:- وعدہ خلافی کا کیا حکم ہے؟

جواب:- وعدہ خلافی عیب ہے اس سے اعتبار جاتا ہے اور یہ نفاق کی ایک اہم علامت بھی ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہوں وہ منافق ہے چاہے وہ نماز اور روزے کا پابند ہو (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی کرنا (۳) امانت میں خیانت کرنا۔

سوال:- غیبت کیا ہے؟

جواب:- کسی کے پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کے اندر موجود ہو جس سے وہ ناگواری محسوس کرے غیبت ہے۔ اگر وہ بات اس میں نہ ہو تو ''تہمت'' ہے جو غیبت سے بڑھ کر ہے۔

سوال:- غیبت کا کیا حکم ہے؟

جواب:- غیبت ایک بڑی برائی ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے، زنا سے سخت تر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ غیبت کے بعد ندامت

نہیں ہوتی، بلکہ فخر ہوتا ہے مگر زنا پر ندامت ہوتی ہے فخر نہیں ہوتا۔ زانی توبہ سے چھوٹ جاتا ہے لیکن غیبت توبہ سے بخشی نہیں جاتی، جب تک کہ غیبت کیئے ہوئے سے معافی نہ مانگ لی جائے ہمدردی اور دعا کے ساتھ کسی کی برائی بیان کرنا بھی غیبت ہے جسے یہ کہنا کہ افسوس فلاں بے چارہ یہ غلط کام کر گیا یا اللہ تعالیٰ فلاں کو توفیق دے کہ اس سے غفلت ہوگئی، اس قسم کی غیبت میں ریاکاری اور خودستائی بھی ہے، ہمدردی کی صورت یہ ہے کہ عیب کو بالکل ظاہر نہ کیا جائے اور دعا تنہائی میں کی جائے اور حکمت و مصلحت سے اس کے یا اس کے ذمہ دار کے سامنے بات کہہ دی جائے۔

سوال:۔غیبت سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ سوچنا کہ اللہ نے ہر ایک کو مناسب طور پر پیدا کیا وہی نیکی بدی اور عیب و ہنر کا مالک ہے جس کو جیسے چاہا پیدا کیا اپنے عیبوں پر نظر رکھنا اور ان کی اصلاح کی کوشش میں لگے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بری عادتوں سے بچا کر اچھے اخلاق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم

Khateeb Masjid-e-Alamgeeri, ITI, Mallepally, Hyderabad.

H.No. 19-4-281/A/39/1, P.O. Falaknuma, Nawab Saab Kunta,
Near Saleheen Colony, Hyderabad-53. A.P.

Phone: +91 040 24474680